



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک بھاء نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے آپ کا یہ فتویٰ پڑھا ہے کہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا جائز ہے جبکہ وقت طلاق کا تعین نہ کیا گیا ہو۔ نیز یہ کہ مغربی ممالک میں جانے والے نوجوانوں کو آپ یہ وصیت کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کی شادی کر لیں، ہو سکتا ہے کہ میاں بیوی میں محبت پیدا ہو جائے یا اللہ تعالیٰ انہیں اولاد عطا فرما دے جس کی وجہ سے یہ شادی برقرار رہے، تو کیا یہ صحیح ہے امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اجر و ثواب عطا فرمائے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ فتویٰ بحوث علمیہ اور افتاء سعودی عرب کی مستقل کمیٹی کی طرف سے میری سربراہی اور اشتراک میں صادر ہوا تھا، جمہور اہل علم کا بھی یہی قول ہے عیساکو موافق الدین بن قدامہ نے اپنی کتاب ”المغنی“ میں ذکر فرمایا ہے۔ بشرطیکہ یہ نیت صرف بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، یا درہے یہ صورت نکاح متعہ کی نہیں ہے۔

شادی کرنے والا اگر عورت کے وارثوں کے ساتھ اس بات پر اتفاق کر لے یا وہ نکاح ہی مدت معلوم کی شرط پر کرے تو یہ نکاح منکر اور ناجائز ہوگا اسے نکاح متعہ سمجھا جائے گا جو کہ باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے روز قیامت تک حرام قرار دے دیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 264

محدث فتویٰ